THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday, February 21, 2013
(91st Session)
Volume III, No. 04
(Nos. 01-17)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran.....................................	1
2.	Leave of Absence…...	2
3.	Privilege Motions:	
	i) Condonation of Delay and Presentation of Report.....	3-7
	ii) Irresponsible Attitude of SESCO Peronnel...............	7-9

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume-III SP.III (04)/2013
No.04 15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, February, 21, 2013

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at eight minutes past eleven in the morning with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَ
بِئْسَ الْمَصِيْرُ۔ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ۔
لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ
كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔

ترجمہ: آیا وہ شخص جو اللہ کی رضا کا تابع ہے اس کے برابر ہو سکتا ہے جو غضب
الہیٰ کا مستحق ہوا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیسی وہ بری جگہ ہے۔ اللہ کے ہاں
لوگوں کے مختلف درجے ہیں اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اللہ نے
ایمان والوں پر احسان کیا ہے جو ان میں انہیں میں سے رسول بھیجا ان پر اس کی
آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور دانش سکھاتا ہے اگرچہ
وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔

(سورۃ آل عمران آیات 162 تا 163)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔Leave applications..

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر سید مصطفیٰ کمال ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 90th اجلاس میں مورخہ 8فروری اور موجودہ اجلاس میں مورخہ 18 تا20فروری شرکت نہیں کر سکے تھے۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر محمد فروغ نسیم ذاتی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 90th اجلاس میں مورخہ 8فروری اور موجودہ اجلاس میں مورخہ 18 تا19فروری شرکت نہیں کر سکے تھے۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد ظفراللہ خان ذاتی مصروفیات کی بنا پرمورخہ 18اور19فروری اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر حافظ حمد اللہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 18 تا20فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد داؤد خان اچکزئی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 20,21,22 فروری کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید ظفر علی شاہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر20فروری کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Privilege Motions

Condonation of Delay and Presentation of Report

Mr. Chairman: Now we move on to Item No. 2. Senator Muhammad Kazim Khan, Chairman Standing Committee on law, Justice and Parliamentary Affairs may move Item No. 2.

Senator Muhammad Kazim Khan: Thank you Mr. Chairman. I beg to move that under sub-rule(1) of rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the delay in presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Twenty Fourth Amendment) Bill, 2013], be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved that under sub-rule(1) of rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the delay in presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Twenty Fourth Amendment) Bill, 2013], be condoned till today.

(*The motion was carried*)

Mr. Chairman: Senator Muhammad Kazim Khan, Chairman Standing Committee on law, Justice and Parliamentary Affairs may move Item No. 3.

Senator Muhammad Kazim Khan: Thank you Mr. Chairman. I hereby present the report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The Constitution (Twenty Fourth Amendment) Bill, 2013].

Mr. Chairman: The report stands presented. Item No. 4. Yes, Islamuddin Shaikh *sahib*.

سینیٹر اسلام الدین شیخ (چیف وہپ): جناب چیئرمین! کل Item No. 4 کی dates کے بارے میں کچھ questions ہوئے تھے، اسے defer کردیں تاکہ ہم اسے دوبارہ لے کر آئیں۔

Mr. Chairman: Item No. 4 is deferred. There is no agenda item. Any point of order? Yes, Col.(Retd.) Tahir Hussain Mashhadi sahib.

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ نے مجھے point of order پر بولنے کی اجازت دی، آپ کی بہت مہربانی، بولنے کے لیے تو بہت کچھ ہے۔ عوام کے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے، نہ کھانا ہے، نہ پینا ہے اور نہ کوئی تحفظ ہے، مگر آج کل جو سب سے زیادہ ہمارے عوام اور انڈسٹری کو تکلیف ہو رہی ہے وہ گیس کی ہے۔ گیس صرف ہمارے منسٹر صاحبان کی تقریروں میں ہے، باقی پاکستان کے کسی گھر میں گیس نہیں ہے، کسی انڈسٹری کو گیس نہیں مل رہی، گیس بھی نہیں دیتے اور ہمارے دکھی عوام کو زمین پر گرا کر لاتیں بھی مارتے ہیں، خدا کے لیے لاتیں تو نہ مارا کریں، یہ حکومت کی عادت ہے کہ پہلے گراتے ہیں، ذلیل کرتے ہیں اور پھر لاتیں بھی مارتے ہیں۔ اب کل انہوں نے 20% gas rate raise کی announcement کی ہے، یہ announce تو روز ہی کرتے رہتے ہیں، جب بھی انہوں نے سیر سپاٹوں پر جانا ہوتا ہے تو یہ عوام کے بلوں میں raise کر کے پیسہ نکال لیتے ہیں کیونکہ نوٹ چھاپ چھاپ کر تو اپنی economy چلا نہیں سکے، بنکوں سے اتنے loans لے لیے ہیں کہ اب banks ان کو مزید پیسہ نہیں دیتے، اب ان کے پاس پیسہ نہیں ہے، تو ان کے پاس یہی ایک طریقہ ہے کہ پاکستان کے عوام سے بھتہ وصول کیا جاتا ہے، وہ چاہے بجلی کے بل کی صورت میں ہو یا گیس کے بل کی صورت

میں ہو۔ اب گیس کے بل میں raise 20% کر رہے ہیں جس سے پوری قوم پر اثر پڑ رہا ہے مگر ان کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑ رہا۔ گورنمنٹ اور عوام کے درمیان ایک agreement ہوتا ہے، the part of the government shall ensure the continuous supply, یہ agreement ہوتا ہے، اب عوام اس کی قیمت بھریں گے، عوام سے قیمت تو بھروالیتے ہیں لیکن constant supply نہیں دیتے، it is a breach of contract, ان کو تو معاف کر دینا چاہیے، اس دکھی عوام کو گیس اور بجلی کے bills معاف کر دیں، ہمیں جینے کا حق دیں۔ آج پورے پاکستان میں نالائقی اور corruption ہے، خدا کا خوف، ڈر نہیں ہے اور عوام کو بری طرح دبایا جا رہا ہے۔ عوام روزانہ سڑکوں پر نکل آتے ہیں، وہ کہاں جائیں، یہ ایک uncaring government ہے، who does not care for the people of Pakistan. Where will the people of Pakistan go? They have only the streets and after the streets they have only their graves. Please take some action and stop all this "Bhatakhoori", جسے آپ سرکاری بھتہ خوری کہہ سکتے ہیں، ہر بل پر add کر دیتے ہیں، کبھی arrears لگا دیتے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ fuel charges بہت زیادہ تھے لہذا اب ہم اس کو recover کریں گے۔ پچھلے arrears وصول کیے جاتے ہیں جسے سپریم کورٹ اور ہائیکورٹ اسلام آباد نے ban کیا ہوا ہے، اس کے باوجود بھی پرانے arrears bill میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔ آپ گیس کی hike کو immediately withdraw کریں اور خدا کے لیے کم از کم domestic gas supply کو بہتر کریں تاکہ صبح بچوں کو سکول جانے سے پہلے ناشتہ تو مل سکے، اگر آپ نے پوری قوم کو بھوکا مارنا ہے تو کم از کم ہمارے بچوں کے ناشتے کا تو بندوبست کر دیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ کریم احمد خواجہ صاحب۔

سینیٹر کریم احمد خواجہ: جناب چیئرمین! میں آپ کے notice میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کہ Questions and Answers اس سیشن میں نہیں ہوئے۔ اس سیشن کے جو questions ہیں انہیں برائے مہربانی coming session کے لیے defer کر دیں۔

جناب چیئرمین: Obviously جب ان کے required days پورے ہوں گے اور جب session in progress ہوگا تو تب ہی وہ آئیں گے، there is no need to defer

اس all those things, they have never been brought before the House. پر آپ فکرمند نہ ہوں۔ جی حسیب خان صاحب۔

سینیٹر عبدالحسیب خان: شکریہ۔ جناب چیئرمین! جو باتیں یہاں کی گئی ہیں اور مشہدی صاحب نے ابھی جو باتیں کی ہیں ، یہ باتیں ہم لوگ مہینے بھر سے کررہے ہیں۔ پاکستان کی جو condition ہے ، پاکستان کے جو حالات ہیں ، پاکستان کے عوام کی جو مصیبتیں ہیں چاہے روٹی ہو، چاہے بجلی ہو، چاہے پانی ہو ہم صرف باتیں کرتے آرہے ہیں لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ آج عوام ہم سے پوچھیں گے بلکہ جب ہم نیچے جائیں گے تو پریس والے پوچھیں گے کہ ملک میں اتنی آگ لگی ہوئی ہے اور آپ کے پاس عوام کے لیے کوئی ایجنڈا نہیں ہے تو پھر آپ نے قوم کا یہ سرمایہ کیوں ضائع کیا، یہ اجلاس کیوں بلاتے ہیں تو میں یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ Parliamentarians کی اپنی position ہوتی ہے، ان کے پاس بہت عوامی مسائل ہوتے ہیں اور ان مسائل کا حل نکالنے کے لیے اگر ہم کوئی ایجنڈا لے کر نہیں آئے یا ہم اپنی motions move نہیں کرتے یا Calling Attention Notice نہ دیں اور پھر آپ سینیٹ کو بھی call کرلیں تو یہ سوال ہم سے پوچھا جائے گا اور آج ہم سے پوچھا جائے گا کہ آپ نے قوم کا یہ سرمایہ کیوں ضائع کیا ؟ یہاں بیٹھنے کی کیا ضرورت تھی اور اجلاس چلانے کی کیا ضرورت تھی؟

جناب چیئرمین: حسیب خان صاحب! آپ کے علم میں یہ بات ہوگی کہ جو required notice تھا that rule was discussed in earlier days for questions باقی if the members don't give any Adjournment Motion, if they don't give any Calling Attention Notice and there is no legislative business تو پھر obviously ایسا ہی ہوگا۔

سینیٹر عبدالحسیب خان: جناب چیئرمین! ہم عوام کو جا کر کیا جواب دیں گے۔ان کے ساتھ ہم جھوٹ بولیں گے۔

Mr. Chairman: It is responsibility of every member you know.

جی شاہی سید صاحب۔

سینیٹر شاہی سید: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں آج موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستان کے جو دو مسئلے میری سمجھ میں آتے ہیں ان کے بارے میں بات کروں گا۔ ایک ہے دہشت گردی اور دوسرا کرپشن۔ دہشت گردی غلط پالیسیوں کی وجہ سے اس نہج پر پہنچ گئی کہ سو، سو، دو، دو سو لاشیں گر رہی ہیں، کوئی صوبہ، کوئی قومیت، کوئی مسلک اس سے بچا ہوا نہیں ہے۔ لہذا میں پورے ایوان سے دردمندانہ اپیل کروں گا کہ خدارا! آج کے دن سیاست سے بالاتر ہو کر، پارٹیوں کی ناموس سے بالاتر ہو کر اس ملک کی خاطر، اس دہشت گردی کے ناسور کے لیے سوچیں۔ ہم نے پچھلے چار پانچ سال جتنا بھی کام کیا میں اس پر بھی بحث نہیں کروں گا مگر یہ ہماری ناکامی ہے۔ لوگ ہم سے بار بار پوچھتے ہیں کہ آپ لوگوں نے دہشت گردی کے لیے قانون سازی میں کیا کیا؟ لہذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری کمزوری ہے، میں خود مانتا ہوں۔ ہمیں تو اس ایوان میں سال یا چھ مہینے ہوئے ہیں۔ مجھے خود بھی اتنا تجربہ نہیں تھا لیکن یہ ہمیں ماننا پڑے گا کہ دہشت گردی کا جو حال ہے، گواہ نہیں مل رہے، اس کے لیے قانون سازی کی ضرورت ہے، اس میں کمزوری ہے۔ ہم اٹھارھویں ترمیم پر متفق ہوگئے، Finance Bill پر ہم متفق ہوگئے۔ اپوزیشن اور حکومت نے ایک ہو کر ساتھ دیا لیکن اس کی طرف توجہ نہ دینا میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے ساتھ زیادتی ہے۔ میں ساری سیاسی پارٹیوں سے درخواست کروں گا کہ ایک دن ضائع کیے بغیر اس معاملے پر توجہ دیں اور کرپشن کا جو ناسور ہے اس کے تدارک کے لیے کوئی اقدامات کریں۔ اس کی ایک حد ہونی چاہیے کہ بندے کے پاس کتنا پیسا ہونا چاہیے اور اس کی آمدن کیا ہے۔ ضروریات زندگی کے لیے جو پیسا ضروری ہے اس کے مطابق اگر دیکھا جائے تو یہاں پر کوئی بھی نہیں بچا۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس کرپشن کے ناسور کے تدارک کے لیے بھی کوئی احتساب بل ہو، وہ احتساب بل پارٹیوں سے انتقام لینے کے لیے نہ ہو، وہ صرف اور صرف سچے احتساب کے لیے ہو۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: مختار احمد دھامرا صاحب۔

Irresponsible Attitude of SESCO Personnel

سینیٹر مختار احمد دھامرا: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرا Privilege Motion ہے۔

جناب چیئرمین: جی مجھے پتا ہے could you read out the Privilege Motion بعد میں بات بھی کریں۔ آپ کے پاس جو notice ہے Privilege Motion کا اس کو پہلے پڑھ دیں پھر آپ بات کر دیں۔ پہلے اس کو پڑھ لیں۔ جی۔

سینیٹر مختار احمد دھامرا: میں مختصراً یہی بات کہنا چاہتا ہوں۔جناب چیئرمین! یہ عوامی نوعیت کا معاملہ تھا۔تیرہ فروری کو ضلع قند کوٹ صوبہ سندھ کے محلے مولا قند کوٹ کی بجلی کاٹ دی گئی۔ وہاں سے لوگوں نے شکایت کی کہ ہماری بجلی کاٹ دی گئی ہے۔جب میں نے CEO, SESCO سکھر کو فون کیا کہ محلہ ملک مولا قند کوٹ کی بجلی کاٹ دی گئی ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ میرے XEN سے رابطہ کریں حالانکہ ان کو خود رابطہ کرکے مجھے رپورٹ کرنی تھی کہ کن وجوہات کی بنا پر اس پورے محلے کی بجلی کاٹ دی گئی ہے۔ میں نے متعلقہ لوگوں سے کہا کہ XEN سے رابطہ کریں۔ انہوں نے جب رابطہ کیا تو ان کو کہا گیا کہ آپ نے بجلی کے بل ادا نہیں کیے اس لیے آپ کی بجلی کاٹ دی گئی ہے۔صبح میں نے متعلقہ لوگوں سے کہا کہ آپ بجلی کے پیسے ادا کریں اور کاپیاں ان کو دے دیں تاکہ آپ کی بجلی بحال ہو جائے۔

جناب چیئرمین! چودہ فروری کو دس بجے انہوں نے اپنے بل جمع کرادیئے اور ان کی کاپیاں XEN صاحب کو دیں، XEN صاحب نے ان کو کہا کہ جب تک پورا محلہ پیسے ادا نہیں کرے گا بجلی بحال نہیں ہو گی۔ جنہوں نے پیسے جمع کروائے تھے تو ان کا کیا قصور تھا۔ اس کے بعد چھ گھنٹے تک پیسے جمع کرانے کے باوجود جب بجلی بحال نہیں ہوئی تو پھر انہوں نے رابطہ کیا تو XEN صاحب نے میرے PA کو کہا کہ دھامرا صاحب کو اگر اتنی جلدی ہے تو وہ خود پول پر چڑھیں اور بجلی بحال کردیں۔میری یہاں ایک میٹنگ تھی، میں نے یہ XEN complaint کو کرنے کی بجائے CEO کو فون کیا اور بات کی کہ آپ کا XEN میرے بارے میں یہ کہہ رہا ہے، اگر واپڈا کا کام پولوں پر چڑھ کر بجلی بحال کرنا نہیں ہے تو میں سینیٹ کے اجلاس سے فارغ ہو کر خود پول پر چڑھ کر قند کوٹ کی بجلی بحال کرنے کی کوشش کروں گا ، اگر کرنٹ میں مارا جاؤں تو پھر ٹھیک ہے۔آپ کام نہ کریں وہ کام اب Parliamentarians کریں گے۔اس کے بعد جب میں نے complaint کی تو انہوں نے کہا کہ میں ابھی XEN سے رابطہ کرکے آپ کو بتاتا ہوں اور اس نے یہ غلط کیا ہے۔اس کے بعد ایک دن میں نے انتظار کیا اور پھر میں نے ان کو SMS کیا کہ آپ نے میری شکایت کا کوئی جواب نہیں دیا اور آپ کے XEN نے مجھے کہا کہ خود پول پر چڑھ کر بجلی بحال کروں۔ وہ SMS میرے موبائل میں ابھی موجود ہے۔جب انہوں نے چودہ تاریخ تک کوئی جواب نہیں دیا تو پھر میں نے یہ Privilege Motion move کیا ہے۔میری درخواست ہو گی

کہ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے کیونکہ KESCO کے افسران تو یہاں آنے کے لیے تیار ہی نہیں ہوتے۔

جناب چیئرمین: اسلام الدین شیخ صاحب۔

سینیٹر اسلام الدین شیخ: شکریہ۔ جناب چیئرمین! اس معاملے پر واقعی یہی وتیرہ رہا ہے۔ اگرچہ یہ ہماری ruling party کے رکن ہیں لیکن اس کے باوجود میں یہ چاہوں گا کہ اس کو استحقاق کمیٹی کو بھیجا جائے۔ میں oppose نہیں کر رہا۔

Mr. Chairman: The motion has not been opposed and it is in order. It is being referred to the Standing Committee on Rules of Procedure and Conduct of Business. The House stands adjourned to meet again on Friday, the 22nd February, 2013 at 10.30 a.m.

……………………..

[*The House was then adjourned to meet again on Friday, the 22nd February, 2013 at 10:30 a.m.*]

……………………..